متمتِّع اورقارِن کے لیے رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب کا حکم: فقہاء کی آراء کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

Ruling on sorting, slaughtering and hair removing for Mutamatte and Qarin: A comparative and analytical study of the opinions of the jurists

Hafiz Muhammad Faiz Rasool
PhD Scholar, Dept. of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala:
fsialvi192@gmail.com

Dr. Ali Asghar Chishti
Professor, Dept. of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala:
ali.asghar@gift.edu.pk

Abstract

There are different opinions of Jurists about the order of Rummy, slaughter and Hair removing for those who perform Hajj-e-Tamattu and Qiran. According to some Jurists Order is Sunnah, while others have declared order as obligatory and if there is a delay in order, sacrifice of an animal will be obligatory. However, according to other jurists, if there is a change in the order due to lack of knowledge or some excuse, the sacrifice of the animal will not be necessary. In modern times, due to the huge crowd of pilgrims, the severity of the weather, the distance between the place of residence and the altar, and the lack of a ride, the difficulty for the pilgrims, especially the weak and disabled, to go to the altar and offer sacrifice on their own, was cited as an excuse for abandoning the arrangement.

Keywords: Sorting, Slaughtering, Hair removing, Jurisprudential comparison

حج تمتع اور قران کرنے والوں کے لئے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حکم کے سلسلے میں آئمہ وفقہاء کی مختلف آراء ہیں۔ بعض آئمہ وفقہاء کے نزدیک ترتیب سنت، جب کہ دیگر بعض نے ترتیب کو واجب قرار دیا ہے اور ترتیب میں تقدیم و تاخیر ہونے پر دم لازم ہونے کا قول کیا ہے۔ دورِ حاضر میں اس ترتیب کی رعایت میں دشواری یہ ہے کہ حجاج کے بے پناہ ازدحام، موسم کی شدّت، قیام گاہ اور مذبح میں کافی دوری ہونے اور سواری نہ ملنے کی وجہ سے حجاج؛ خصوصاً ضعیف اور معذور افراد کے لیے خود مذبح جا کر قربانی کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔ اس لئے حجاج عام طور پر قربانی کی رقم ان اداروں کے حوالے کر کے فارغ ہو جاتے ہیں، جو حجاج کی طرف سے نیابتاً قربانی کا انتظام کرتے ہیں

اور حکومت کی طرف سے اس کے مجاز ہیں۔ قربانی کا انتظام کرنے والے ان اداروں کے ذمہ داروں کے مسلک میں ترتیب واجب نہیں، اس لیے یہ لوگ بسا اوقات ترتیب کا خیال نہیں کرتے۔ ان حالات میں اگر رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب قائم نہ رہ سکے، تو دم لازم ہو گا یا نہیں؟ مذکورہ حالات کے پیش نظر اس مسئلہ میں، جن فقہاء کے نزدیک ترتیب واجب ہے اور ترکِ ترتیب پر دم لازم آتا ہے، حل کی کوئی ممکن صورت ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل معلوم کرنے سے پہلے پیش آمدہ صورتِ حال سے متعلق حج تمتع اور حجِ قران کے اجمالی مسائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ مسئلہ کی نوعیت بالکل واضح ہو جائے اور اسے سمجھنے میں آسانی ہو۔

علامہ السندی "لباب المناسک" میں حجِ تمتع اور حجِ قران کرنے والوں سے متعلق ھدی (جسے رمی کے بعد ذبح کرنا ہے، پھر حلق کروانا ہے) کے مخصوص احکام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"يجب على القارن والمتمتع هدي شكرا لما وفقه الله تعالى للجمع بين النسكين في اشهر الحج بسفر واحد وادناه شاه وكل ما هو اعظم فهو افضل والافضل لهما سوقه معهما ولكل منهما ان ياكل من هديه ويطعم من شاء غنيا او فقيرا ويستحب ان يتصدق بالثلث ويطعم الثلث ويدخر الثلث او يهدي الثلث ولا يجب التصدق بشيء منه فيسقط بالذبح فلو سرق بعد الذبح لم يجب غيره"[1]

حجِ قران اور حجِ تمتع کرنے والے پر ہدی واجب ہے، یہ اس نعمت کے شکریہ کے لیے ہے جو اللہ تعالی نے انہیں عطا فرمائی کہ انہیں حج کے مہینوں میں ایک ہی سفر کے ساتھ حج و عمرہ اکٹھا ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ ھدی کم از کم ایک بکری ہو اور ویسے جتنا بڑا جانور ہو گا اتنا ہی افضل ہے۔

ان دونوں (متمتع اور قارن) کے لیے افضل ہے جانور اپنے ساتھ لے جائیں اور اس ہدی میں سے خود کھائیں، جسے چاہیں کھلائیں؛ کھانے والا غنی ہو یا فقیر ہو۔ مستحب یہ ہے کہ ایک حصے کا صدقہ کر دیں، دوسرا حصہ کھالیں اور تیسرا حصہ ذخیرہ کر لیں یا تحفہ دے دیں۔ اس میں سے کچھ بھی

---

[1] السندی، رحمۃ اللہ (م:993ھ)، لباب المناسک، بیروت: دار قرطبہ، ص:175-176
As-Sindi, Rahmatullah (A.H. 993), Lubab al-Manasik, Beirut: Dar e Qurtuba, pp. 175-176.

صدقہ کرنا واجب نہیں ہے۔ ھدی ذبح کرنے سے ساقط ہو جائے گی اور اگر ذبح کے بعد اسے چوری کر لیا گیا تو اس کی جگہ دوسری ھدی واجب نہیں۔"

" لباب المناسک" کی اس عبارت سے درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

- ھدی صرف حجِ تمتع اور قران کرنے والوں پر جمع نسکین کی توفیق میسر آنے پر شکریہ کے طور پر واجب ہے۔
- حجِ افراد کرنے والوں پر ھدی واجب نہیں ہے۔
- ھدی میں حاجی اپنی استطاعت کے مطابق چھوٹا جانور؛ جیسا کہ بکری وغیرہ یا بڑا جانور؛ جیسا کہ گائے یا اونٹ وغیرہ ذبح کر سکتا ہے، افضل یہ ہے کہ بڑے جانور کی قربانی کرے۔
- ھدی کا گوشت خود کھا سکتا ہے، غنی اور فقیر کو کھلا سکتا ہے، ذخیرہ کر سکتا ہے اور تحفہ بھی دے سکتا ہے۔

علامہ السندی "لباب المناسک" میں ھدی واجب ہونے کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وشرائط وجوبه:القدرة عليه وصحة القران والتمتع والعقل والبلوغ والحرية فيجب على المملوك الصوم لا الهدي، و يختص بالمكان وهو الحرم والزمان وهو ايام النحر، وأول وقته: طلوع الفجر من يوم النحر فلا يجوز قبله، وآخره من حيث الوجوب : غروب الشمس من آخر أيام النحر وفي حق السقوط: لا آخر له، والوقت المسنون : بعد طلوع الشمس يوم النحر ويجب أن يكون بين الرمي والحلق "[2]

ھدی کے واجب ہونے کی شرائط: ھدی پر قدرت ہونا، قران اور تمتع صحیح ہونا، عاقل ہونا، بالغ ہونا اور آزاد ہونا؛ غلام پر روزے واجب ہوں گے، ھدی نہیں۔ ھدی کے ذبح کی جگہ بھی مخصوص ہے جو کہ حرم شریف ہے اور وقت بھی مخصوص ہے جو کہ ایامِ نحر ہیں۔ اس کا ابتدائی وقت، یومِ نحر کی طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے، اس سے پہلے ھدی ذبح کرنا جائز نہیں اور من حیث الوجوب اس کا آخری وقت ایامِ نحر کے آخری دن کا سورج غروب ہونے تک ہے۔ ھدی ذبح کرنے کا وقتِ مسنون یومِ نحر کا

---

[2] السندی، لباب المناسک، ص:175-176

Al-Sindi, Lubab al-Manasik, pp. 175-176

سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔ھدی کو رمی اور حلق کے درمیان ذبح کرنا واجب۔"

" لباب المناسک" کی اس عبارت سے درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

- متمتع اور قارن پر ھدی واجب ہونے کی مخصوص شرائط ہیں، جن کے بغیر واجب نہیں ہوگی۔
- ھدی کے ذبح کی جگہ؛ یعنی حرم اور وقت؛ یعنی ایامِ نحر مخصوص ہیں۔
- ھدی کا رمی کے بعد اور حلق سے پہلے ذبح کرنا واجب ہے۔

متمتع اور قارن کے لیے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے فقہاءِ احناف کا مؤقف:

علامہ سرخسی "المبسوط" میں رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور صاحبین کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وعلى هذا من قدم نسكا على نسك كان حلق قبل الرمي أو نحر القارن قبل الرمي أو حلق قبل الذبح فعليه دم عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى وعندهما لا يلزمه الدم بالتقديم والتأخير"[3]

اس بنیاد پر جس شخص نے ایک رکن کو دوسرے پر مقدم کیا بایں صورت کہ رمی سے پہلے حلق کروایا، یا قارن نے رمی سے پہلے نحر کیا، یا ذبح سے پہلے حلق کروالیا تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس پر دم واجب ہو گا جب کہ صاحبین کے نزدیک اس پر ارکان کی تقدیم و تاخیر کے سبب دم لازم نہیں آئے گا۔

علامہ کاسانی "بدائع الصنائع" میں رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور صاحبین کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[3] السرخسی، محمد بن احمد (م:483ھ)، المبسوط، بیروت: دار المعرفۃ، ج:4، ص:42

Al-Sarakhsi Muhammad bin Ahmad(d:483AH),Al-Mabusut, Beirut:Dar-ul-Marifah,vol.4, P.42

"فإن حلق قبل الذبح من غير إحصار فعليه لحلقه قبل الذبح دم في قول أبي حنيفة وقال أبو يوسف ومحمد وجماعة من أهل العلم: أنه لا شيء عليه"[4]

اگر کسی شخص نے بغیر احصار کے (ھدی) ذبح کرنے سے پہلے حلق کیا تو اس پر ذبح کرنے سے پہلے حلق کرنے کی وجہ دم لازم آئے گا، صاحبین اور اہلِ علم کی ایک جماعت نے کہا: کہ اس (ذبح اور حلق میں ترتیب بدلنے والے) پر کچھ بھی واجب نہیں۔"

علامہ ابن نجیم "البحر الرائق" میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اعلم أن ما يفعل في أيام النحر أربعة أشياء الرمي والنحر والحلق والطواف، وهذا الترتيب واجب عند أبي حنيفة "[5]

آپ جان لیں! ایامِ نحر میں چار کام کیے جاتے ہیں: رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق کروانا اور طواف کرنا اور ان چاروں میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک ترتیب واجب ہے۔

علامہ ابن عابدین "رد المحتار" میں صاحبین کا مؤقف بیان کرتے ہیں:

"أما عندهما فعدم التأخير سنة، حتى لو ذبح بعد التحلل بالحلق لا شيء عليه"[6]

---

[4] الکاسانی، ابو بکر بن مسعود (م:587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ج:2، ص:134

Al-Kasani, Abu Bakr bin Masoud (d: 587 AH), Bada'i-ul-Sana'i, Beirut: Dar-ul-Kutub-il-ilamiyyah, vol. 2, p. 134.

[5] ابن نجیم، زین الدین بن ابراھیم (م:970ھ)، البحر الرائق، دار الکتاب الاسلامی، ج:3، ص:26

Ibn e Nujaim, Zain-ul-Din(d:970AH), Al-Bahr al-Raiq,Dar-ul-Kita-il-Islami, vol.3, p.26

[6] ابن عابدین، محمد امین بن عمر (م:1252ھ)، رد المحتار علی الدر المختار، بیروت: دار الفکر، ج:2، ص:616

Ibn e Abideen, Muhammad Amin(AD: 1252 AH), Radd-ul-Muhthar Ala ad-Dur-il-Mukhtar, Beirut: Dar-ul-Fikr, vol. 2, p. 616.

رہے صاحبین؛ تو ان کے نزیک عدمِ تاخیر سنت ہے(واجب نہیں) حتی کہ اگر کسی شخص نے حلق کروا کر احرام کھول دیا پھر ھدی ذبح کی تو اس کے ذمے کچھ واجب نہیں ہو گا۔

امام محمد بن حسن الشیبانی"الحجة على اهل المدينة"میں رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عن أبي حنيفة في الرجل يجهل وهو حاج فيحلق رأسه قبل ان يرمي الجمرة انه لا شيء عليه"[7]

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے روایت کرتے ہے کہ جو شخص امورِ حج سے ناواقف ہو اور رمی جمرہ سے پہلے سر کا حلق کروالے تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا۔

"الحجة على اهل المدينة"،"المبسوط"،"بدائع الصنائع"،"البحر الرائق"اور"ردالمحتار"کی عبارات سے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب سے متعلق درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

- امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک قارن اور متمتع کے لیے رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب واجب ہے۔
- امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک عمداً ترکِ ترتیب پر دم لازم آئے گا۔
- امام محمد کی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے روایت کے مطابق عدمِ علم کی وجہ سے ترکِ ترتیب پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا۔
- صاحبین کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب سنت ہے۔
- صاحبین کے نزدیک ترکِ ترتیب کی صورت میں کچھ بھی لازم نہیں آئے گا۔

متمتع اور قارن کے لیے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے فقہاءِ مالکیہ کا مؤقف:

علامہ الشیبانی"الحجة"میں رمی، ذبح اور حلق سے متعلق امام مالک علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہیں:

---

[7] الشیبانی، محمد بن حسن(م:189ھ)، الحجۃ علی اھل المدینۃ، بیروت: عالم الکتب، ج:2، ص:371
Al-Shaybani, Muhammad bin Hasan (d: 189 AH), Alhujjato Ala Ahl-il-Madinah, Beirut: Aalim-ul-Kitab, vol.2, p.371

"قال أهل المدينة إذا جهل الرجل فحلق رأسه قبل ان يرمي الجمرة افتدى "[8]

جب کوئی شخص ناواقف ہو اور رمی جمرہ سے پہلے حلق کروالے تو فدیہ دے گا۔

علامہ عبدالرحمٰن بن قاسم "المدونة" میں رمی، ذبح اور حلق سے متعلق امام مالک علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قلت: فما يقول مالك فيمن حلق قبل أن يرمي الجمرة؟قال: قال مالك: عليه الفدية،قلت: فما يقول مالك فيمن حلق قبل أن يذبح؟قال: لا شيء عليه وهو يجزيه، قلت: فما يقول مالك فيمن ذبح قبل أن يرمي؟قال: يجزئه ولا شيء عليه"[9]

میں نے کہا: امام مالک رحمہ اللہ تعالی اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جو رمی جمرات سے پہلے حلق کروالے؟ فرمایا: امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایسے شخص پر فدیہ ہو گا۔ میں نے کہا: امام مالک رحمہ اللہ تعالی ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ذبح سے پہلے حلق کروالے؟ فرمایا: امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا اور یہ اسے کفایت کر جائے گا۔ میں نے کہا: امام مالک رحمہ اللہ تعالی اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جو رمی سے پہلے ذبح کرلے؟ فرمایا: یہ اس کے لیے جائز ہے اور اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہو گا۔"

علامہ ابن نجیم "البحر الرائق" میں امام مالک علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اعلم أن ما يفعل في أيام النحر أربعة أشياء الرمي والنحر والحلق والطواف، وهذا الترتيب واجب عند أبي حنيفة ومالك وأحمد"[10]

---

[8] الشیبانی، الحجة على اهل المدينة، ج:2، ص:371

Al-Shaybani, Alhujjato Ala Ahl-il-Madinah, vol.2, p.371

[9] الاصبحی، مالک بن انس (م:179ھ)، المدونة، بیروت؛ دار الکتب العلمیة، کتاب الحج الاول، ج:1، ص:433-434

Al-Asbahi, Malik bin Anas (179 AH), Al-Modawwna, Beirut; Dar-ul-Kutub-il-Ilamiya, Kitab-ul-Hajj-il-Awwal, Vol. 1, pp. 433-434.

[10] ابن نجیم، البحر الرائق، ج:3، ص:26

Ibn e Nujaim, Al-Bahr-ul-Ra'iq, vol.3, p.26

آپ جان لیں! ایامِ نحر میں چار کام کیے جاتے ہیں: رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق کروانا اور طواف کرنا اور ان چاروں میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک ترتیب واجب ہے۔

"الحجة على اهل المدينة"، "المدونة" اور "البحرالرائق" کی عبارات سے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب سے متعلق درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

- امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک جو شخص رمی سے پہلے حلق کروالے اس پر فدیہ واجب ہو گا۔
- "المدونۃ" کی عبارت کے مطابق جو شخص رمی سے پہلے ھدی کو ذبح کرلے اس پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہو گا۔
- "البحر الرائق" کے مطابق یومِ نحر کے افعال میں ترتیب واجب ہے، عمداً ترک کی تو دم واجب ہو گا۔

متمتع اور قارن کے لیے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے فقہاءِ شوافع کا مؤقف:

امام شافعی علیہ الرحمۃ "الام" میں رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"أحب للرجل إذا رمى الجمرة فكان معه هدي أن يبدأ فينحره أو يذبحه ثم يحلق أو يقصر ثم يأكل من لحم هديه ثم يفيض فإن ذبح قبل أن يرمي أو حلق قبل أن يذبح أو قدم نسكا قبل نسك مما يعمل يوم النحر فلا حرج ولا فدية"[11]

جو شخص رمی جمرات سے فارغ ہو جائے میرے نزدیک مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ ھدی ہو چاہے نحر کرے یا ذبح، پھر حلق یا قصر کروائے، اس کے بعد ھدی کا گوشت کھائے اور طوافِ افاضہ کرے۔ اگر اس نے رمی سے پہلے ذبح، یا ذبح سے پہلے حلق کروایا، یا یومِ نحر میں کیے جانے والے کاموں میں سے کسی فعل کو دوسرے پر مقدم کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی فدیہ ہو گا۔

---

[11] الشافعی، محمد بن ادریس (م:204ھ)، بیروت: دار المعرفۃ، ج:2، ص:236
Al-Shafi,Muhammad bin Idrees(d: 204 AH),Al-Musnad, Beirut: Dar-ul-Marefah, Vol. 2, p. 236.

علامہ نووی "المجموع شرح المهذب" میں رمی، ذبح اور حلق سے متعلق امام شافعی علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"واعلم: أن الأعمال المشروعة للحاج يوم النحر بعد وصوله منى أربعة وهي رمي جمرة العقبة ثم ذبح الهدي ثم الحلق ثم طواف الإفاضة وترتيب هذه الأربعة هكذا سنة وليس بواجب فلو طاف قبل أن يرمي أو ذبح في وقت الذبح قبل أن يرمي جاز ولا فدية عليه لكن فاته الأفضل"[12]

آپ جان لیں! یومِ نحر کو منیٰ پہنچنے کے بعد حاجی کے لیے مشروع اعمال چار ہیں: جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، ہدی ذبح کرنا، حلق کروانا اور پھر طوافِ افاضہ کرنا؛ ان چاروں امور کی اسی طرح ترتیب قائم رکھنا سنت ہے، واجب نہیں۔ اگر کسی شخص نے رمی سے پہلے طواف کر لیا، یا رمی سے پہلے ذبح کے وقت میں ذبح کر لیا تو یہ جائز ہے اور اس پر کوئی فدیہ واجب نہیں؛ لیکن اس سے افضل امر (چاروں امور میں ترتیب قائم رکھنا) فوت ہو گیا۔

"الام" اور "المجموع" کی عبارات سے رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب سے متعلق درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

- یومِ نحر کے چار اعمال ہیں جن میں ترتیب سنت ہے واجب نہیں۔
- ان اعمال میں ترتیب ترک کرنے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہیں ہو گا۔

متمتع اور قارن کے لیے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب کے حوالے سے فقہاءِ حنابلہ کا مؤقف:

علامہ ابن قدامہ "المغنی" میں رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب سے متعلق امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[12] النووی، یحیی بن شرف (م: 676ھ)، المجموع شرح المھذب، بیروت: دار الفکر، ج: 8، ص: 160-161

Al-Nawavi, Yahya bin Sharaf (AD: 676 AH), Al-Majmu Sharh-ul-Mohazzab, Beirut: Dar-ul-Fikr, Vol. 8, pp. 160-161.

"وفي يوم النحر أربعة أشياء: الرمي ثم النحر ثم الحلق ثم الطواف والسنة ترتيبها هكذا؛ فإن النبي صلى الله عليه وسلم رتبها كذلك وصفه جابر في حج النبي صلى الله عليه وسلم وروى أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم رمى ثم نحرثم حلق رواه أبو داود[13]فإن أخل بترتيبها ناسيا أو جاهلا بالسنة فيها فلا شيء عليه في قول كثير من أهل العلم"[14]

"یوم نحر میں چار کام ہوں گے: رمی، نحر، حلق اور طواف، ان میں سنت یہی ہے کہ اسی ترتیب سے کیے جائیں؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اسی ترتیب سے کیے ہیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حج کے بارے میں انہیں ایسے ہی بیان کیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے پہلے رمی کی، پھر نحر اور پھر حلق۔ اگر کسی شخص نے یہ ترتیب بھول کر یا سنت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے آگے پیچھے کر دی تو اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا۔"

علامہ شرف الدین"الاقناع فی فقه الامام احمد بن حنبل"میں رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب سے متعلق امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وإن قدم الحلق على الرمي أو النحر أو طاف للزيارة أو نحر قبل رميه جاهلا أو ناسيا فلا شيء عليه وكذا لو كان عالما لكن يكره"[15]

---

[13] ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد (م:620ھ)، المغنی، مصر: مکتبۃ القاهرة، کتاب الحج، ج:3، ص:395

Ibn e Qudama, Abdullah bin Ahmad (d: 620 AH), al-Mughni, Egypt: Maktabat-ul-Qahirah, Kitab-ul-Hajj, vol.3, p.395

[14] ابن قدامہ، المغنی، ج:3، ص:395

Ibn e Qudama, al-Mughani, vol.3, p.395

[15] شرف الدین، موسی بن احمد (م:968ھ)، الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل، بیروت: دار المعرفۃ، ج:1، ص:391

Sharaf-ul-Din, Musa bin Ahmad (d: 968 AH), Al-Iqnaa fi Fiqh-il-Imam Ahmad bin Hanbal, Beirut: Dar-ul-Marifah, vol. 1, p. 391

اگر اس (حاجی) نے رمی کرنے سے پہلے، یا قربانی کرنے سے پہلے حلق کروا لیا، یا طواف زیارت کر لیا، یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر دی؛ ناواقفیت کی بنیاد پر ایسا کیا، یا بھول کر؛ بہر دو صورت اس پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر جان بوجھ کر مذکورہ امور میں ترتیب بدل دی تو بھی کچھ لازم نہیں ہو گا؛ لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

علامہ ابن نجیم "البحر الرائق" میں امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا مؤقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اعلم أن ما يفعل في أيام النحر أربعة أشياء الرمي والنحر والحلق والطواف، وهذا الترتيب واجب عند أبي حنيفة ومالك وأحمد"[16]

آپ جان لیں! ایامِ نحر میں چار کام کیے جاتے ہیں: رمی کرنا، قربانی کرنا، حلق کروانا اور طواف کرنا اور ان چاروں میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک ترتیب واجب ہے۔

"المغنی" ، "الاقناع" اور "البحرالرائق" کی عبارات سے رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب سے متعلق درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

- یومِ نحر کے افعالِ اربعہ: رمی، ذبح، حلق اور طواف میں ترتیب سنت ہے واجب نہیں۔
- ان افعال میں بھول کر یا عدمِ واقفیت کی بنیاد پر ترتیب ترک کرنے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہیں ہو گا۔
- "الاقناع" کی عبارت کے مطابق ان افعال میں جان بوجھ کر ترتیب تبدیل کرنا مکروہ ہے؛ لیکن کوئی دم یا فدیہ لازم نہیں۔
- "البحرالرائق" کی عبارت کے مطابق امام احمد کے نزدیک ان افعال میں ترتیب واجب ہے اور عمداً ترک کرنے کی صورت میں دم واجب ہو گا۔

---

[16] ابن نجیم، البحر الرائق، ج:3، ص:26

Ibn e Nujaim, Al-Bahr-ul-Ra'iq, vol.3, p.26

مذکورہ بالا اقوالِ فقہاء کا تقابلی مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب کے وجوب یا سنت اور ترتیب بدل جانے کی وجہ سے دم کے وجوب یا عدمِ وجوب کے حوالے سے دو آراء ہیں:

پہلی رائے

رمی، ذبح اور حلق میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک ترتیب واجب ہے اور جان بوجھ کر ترتیب ترک کرنے والے شخص پر دم لازم ہو گا۔ (امام مالک اور امام احمد علیہما الرحمۃ سے بھی ایک روایت یہی ہے)

دوسری رائے

امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے مشہور قول کے مطابق، نیز امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب سنت ہے اور اسے جان بوجھ کر، بھول کر یا عدمِ علم یا عذر وغیرہ؛ کسی بھی وجہ سے ترک کرنے والے شخص پر دم واجب نہیں ہو گا۔

پہلی رائے کے دلائل

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ "مصنف ابن ابی شیبہ" کی روایت، جو حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے، سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے:

"من قدم شيئا من حجه أو أخره فليهرق لذلك دما"[17]

جس شخص نے امورِ حج میں سے کسی امر میں تقدیم و تاخیر کی تو وہ اس کے کفارے کے طور پر خون بہائے (یعنی دم دے)۔

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مؤقف پر دوسری دلیل، علامہ سرخسی نے "المبسوط" میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"من قدم نسكا على نسك فعليه دم"[18]

---

[17] ابن ابی شیبۃ، ابو بکر (م:235ھ)، الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار، الریاض: مکتبۃ الرشد، ج:3، ص:363
Ibn e Abi Shaiba, Abu Bakr (A.D. 235), Al-Kitab-ul-Musannaf, Riyadh: Maktab-ul-Rushd, Vol. 3, p. 363.

[18] السرخسی، المبسوط، ج:4، ص:42

Al-Sarakhsi, Al-Mabusut, vol. 4, p. 42.

جس نے ایک رکن کو دوسرے پر مقدم کیا اس پر دم لازم ہے۔

مذکورہ دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یومِ نحر کے افعال میں ترتیب واجب ہے؛ یہی وجہ ہے کہ ترکِ ترتیب پر دم لازم ہونے کا حکم جاری کیا گیا۔ اگر ترتیب سنت ہوتی تو دم لازم نہ آتا۔

دوسری رائے کے دلائل

امام الشیبانی "الحجة على اهل المدينة "میں مذکورہ رائے پر دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

" انه سئل يوم النحر عمن حلق رأسه قبل ان يرمي قال ارم ولا حرج فما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء يومئذ قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج"[19]

" آپ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو شخص رمی سے پہلے حلق کروالے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رمی کرے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس دن رسول اللہ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا؛ جس میں تقدیم و تاخیر کی گئی، تو آپ ﷺ نے یہی جواب دیا: اس سے اگلا فعل کر لو اور کوئی حرج نہیں۔"

امام شافعی "المسند" میں مذکورہ رائے پر دلیل میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں، اس روایت کو امام بخاری اور دیگر محدثین نے بھی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں:

"عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف للناس عام حجة الوداع يسألونه فجاء رجل فقال يا رسول الله لم أشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال آخر يا رسول الله لم اشعر فنحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج قال فما سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يومئذ عن شيء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج"[20]

---

[19] الشیبانی، الحجۃ علی اھل المدینۃ، ج:2، ص:372

Al-Shaybani, Alhujjato Ala Ahl-il-Madinah, vol.2, p.372

[20] الشافعی، المسند، ج:1، ص:217/ البخاری، محمد بن اسماعیل (م:256ھ)، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ، ج:1، ص:28، رقم الحدیث:83

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال لوگوں کے سوالات دینے کے لیے رکے، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے پتہ نہیں تھا تو میں نے ذبح سے پہلے حلق کروالیا، فرمایا: اب ذبح کر لو اور کوئی حرج نہیں، دوسرے نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے پتہ نہیں چلا اور میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی، فرمایا: رمی کرو اور کوئی حرج نہیں، فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے اس دن جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا؛ جس میں تقدیم و تاخیر ہوئی، تو آپ ﷺ نے یہی جواب دیا: اس سے اگلا فعل کرو اور کوئی حرج نہیں۔

دوسری رائے رکھنے والے تمام ائمہ و فقہاء مذکورہ بالا روایات سے استدلال کرتے ہیں؛ کہ نبی کریم ﷺ نے یومِ نحر کے افعال کی ترتیب میں تقدیم تاخیر سے متعلق ہر سوال کے جواب میں یہی ارشاد فرمایا: "لا حرج"، جو اس بات کی صراحت ہے کہ اس میں کچھ بھی لازم نہیں ہو گا اور یہی حکم اس ترتیب کے سنت ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

پہلی رائے والوں کی جانب سے اس دلیل کا جواب

علامہ محمود بن احمد العینی "عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری" میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے دوسری رائے والوں کی جانب سے پیش کردہ مرفوع روایت کا جو جواب دیا ہے، اسے نقل کرتے ہیں:

"ثم أجاب أبو حنيفة عن حديث الباب ونحوه: أن المراد بالحرج المنفي هو الإثم، ولا يستلزم ذلك نفي الفدية"[21]

پھر امام ابو حنیفہ نے حدیث الباب کا یہ جواب دیا ہے: کہ اس میں جس حرج کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد گناہ ہے اور گناہ کی نفی فدیہ کی نفی کو چاہت نہیں کرتی۔

Al-Shafi'i, Al-Musnad, Vol. 2, p. 217 /Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail (A.H. 256), Al-Jami'a al-Sahih, Dar o Taouq-il-Najah, vol. 1, p. 28, number of hadiths: 83.

[21] العینی، محمود بن احمد (م:855ھ)، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ج:10، ص:59

Al-Aini, Mahmud bin Ahmad (d: 855 AH), Umdat-ul-Qari Sharh Sahih-ul-Bukhari, Beirut: Dar o Ihya-il-Turas-il-Arabi, vol. 10, p. 59.

علامہ السرخسی "المبسوط" میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی جانب سے دوسری رائے والوں کی جانب سے پیش کردہ مرفوع روایت کا جواب دیتے ہیں:

> "وتأويل الحديث المرفوع أن النبي صلى الله عليه وسلم عذرهم في ذلك الوقت لقرب عهدهم بتعلم الترتيب وما يلحقهم من المشقة في مراعاة ذلك، ومعنى قوله افعل ولا حرج أي لا حرج فيما تأتي به وبه يقول وإنما الدم عليه بما قدمه على وقته"[22]
>
> "حدیثِ مرفوع کی تاویل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اس وقت معذور جانا؛ کیونکہ وہ عہدِ اسلام کے قریب ہونے کے سبب مناسک کی ترتیب سیکھنے اور اس کی رعایت میں ہونے والی مشقت کے مرحلے سے گزر رہے تھے اور آپ ﷺ کے فرمان: "افعل ولا حرج" کا معنی یہ ہے کہ جو تم کروگے اس میں کوئی حرج نہیں، امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اسی بات کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک دم واجب ہونے کا سبب (حلق کو ذبح پر) مقدم کرنا ہے۔"

خلاصہ کلام

اب پوری بحث پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ جمہور کے دلائل صحیح مرفوع روایات پر مشتمل ہیں جب کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قولِ مشہور کی دلیل میں حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آثار ہیں اور قولِ غیر مشہور کی تائید میں "کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ" کی عبارت ہے۔

یہاں تطبیقِ اقوال کی بہترین شکل یہ ہو سکتی ہے کہ صحیحین کی مرفوع روایات میں کفارہ لازم نہ ہونے کی بات اس صورت پر محمول کی جائے جب کہ لاعلمی یا بھول سے ترتیب بدل دی ہو، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اثر میں کفارہ اس وقت لازم سمجھا جائے جب کہ جان بوجھ کر ترتیب بدل دی ہو، لہذا ایسی صورت میں تمام روایات پر عمل کرنا سب کے نزدیک ممکن ہو سکتا ہے۔

---

[22] السرخسی، المبسوط، ج:4، ص:42

Al-Sarakhsi, Al-Mabusut, vol. 4, p. 42.

اس لیے اگر کوئی شخص لاعلمی یا بھول سے ترتیب بدل دے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہ ہونا چاہیے، اور جو شخص جان بوجھ کر ترتیب بدل دے گا اس پر کفارہ لازم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں بہت سی دشواریاں ختم ہو سکتی ہیں، لہذا متمتع اور قارن اگر رمی، ذبح اور حلق کے درمیان جان بوجھ کر بلا عذر ترتیب بدل دے گا تو دم واجب ہو گا، اور اگر پریشان کن اعذار یا عدمِ علم کی وجہ سے ترتیب قائم نہ رکھ سکے، تو صاحبین کے قول اور امام صاحب کے غیر مشہور قول پر عمل کی گنجائش ہو گی اور ترتیب کے بدل جانے کی وجہ سے سے دم واجب ہونے کا حکم نہ لگایا جائے۔ علامہ کاسانی کی "بدائع الصنائع" کی عبارت اور علامہ شامی کی "ردالمحتار" کی عبارت اسی نکتے کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اسی کی مؤید بھی ہیں، علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

"وإذا كان واجبا فإن تركه لعذر فلا شيء عليه وإن تركه لغير عذر لزمه دم؛ لأن هذا حكم ترك الواجب في هذا الباب"[23]

اگر کوئی چیز واجب ہو اور حاجی عذر کی وجہ سے اسے چھوڑ دے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہو گا اور اگر بغیر عذر کے چھوڑا تو اس کے ذمے دم لازم ہو گا؛ کیونکہ اس باب (حج کے افعال) میں ترکِ واجب کا یہی حکم ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

" لو ترك شيئا من الواجبات بعذر لا شيء عليه"[24]

اگر کوئی شخص واجبات میں سے کوئی چیز عذر کی وجہ سے چھوڑے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہو گا۔

نتائج بحث

آئمہ وفقہاء کے اقوال کا تقابل و تجزیہ کرنے سے درج ذیل نتائج سامنے آئے ہیں:

---

[23] الکاسانی، بدائع الصنائع، ج:2، ص:134

Al-Kasani, Bada'i-ul-Sana'i, vol. 2, p. 134.

[24] ابن عابدین، محمد امین بن عمر (م:1252ھ)، ردالمحتار علی الدر المختار، بیروت: دار الفکر، ج:2، ص:544

Ibn e Abidin, Muhammad Amin Ibn Umar (AD: 1252 AH), Radd-ull-Muhthar Ala al-Dur-il-Mukhtar, Beirut: Dar-ul-Fikr, vol. 2, p. 544.

- ✓ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب واجب ہے۔
- ✓ ترکِ ترتیب پر دم لازم آئے گا۔
- ✓ اس کے وجوب اور دم لازم ہونے پر باقاعدہ دلائل موجود ہیں۔
- ✓ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین علیہم الرحمۃ کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب سنت ہے۔
- ✓ ترکِ ترتیب پر دم یا فدیہ وغیرہ لازم نہیں آئے گا۔
- ✓ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک "لا حرج" سے صرف گناہ کی نفی ہے، دم کی نفی نہیں۔
- ✓ امام محمد علیہ الرحمۃ کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک عدمِ علم کی بنیاد پر ترتیب میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو دم لازم نہیں ہو گا۔

سفارشات

زیرِ نظر مضمون میں حج سے متعلق عصری مسئلہ؛ مختلف اعذار کی بنیاد پر رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب، سے متعلق ائمہ وفقہاء کی آراء کا تقابل و تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کے دوران فقہی ذخیرہ سے متعلق کچھ اہم پہلو سامنے آئے، جن کو اس تحقیق میں شامل نہیں کیا جا سکا، ضرورت اس امر کی ہے کہ محققین ان پہلوؤں کو اپنی تحقیق کا مرکز بنائیں۔

- ✓ عصری مسائل کے حل کے لیے ائمہ وفقہاء کے درمیان متفق علیہ اصول کو موضوعِ تحقیق بنایا جا سکتا ہے۔
- ✓ آئمہ وفقہاء کے درمیان مختلف فیہ اصول کی بنیادی وجوہات کا جائزہ لیا جائے۔
- ✓ اجتہادی مسائل میں وقت کی ضرورت کے مطابق دوسرے فقہی مسلک کی آراء اختیار کرنے کی گنجائش پر کام کیا جانا چاہیے۔
- ✓ ایک فقہی مسلک سے دوسرے فقہی مسلک کی طرف عدول کی شرائط اور اصول زیرِ بحث لائے جا سکتے ہیں۔

ان اہم پہلوؤں کو موضوعِ تحقیق بنا کر مید انِ تحقیق میں بہترین اضافہ کیا جا سکتا ہے۔